حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی صاحب مدظلہ العالی!

دوامِ حدیث

قسط نمبر ۲

ایک اسلام

یہی حال زکوٰۃ کا ہے۔ قرآن مجید نے کہا کہ "زکوٰۃ ادا کرو" مگر اس کا اندازہ نہیں بتایا نہ مال کی مقدار متعین کی اور نہ ہی نصاب بیان فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصابِ مال اور زکوٰۃ متعین کی اور ایک رقعہ میں لکھا دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک نقل حضرت انس رضؓ کو دی اور مختلف عمال کو اس کی نقلیں بھیجیں۔ وہی حکومت کا قانون بنا اس وجہ سے ردوبدل سے محفوظ ہو گیا۔ قرآن کی یہ آیت "لتبین للناس مانزل الیہم" الآیۃ ان احادیث پر ٹھیک منطبق ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی کہے کہ ہم نماز کی ایسی تفسیر کریں گے جو ان احادیث کی محتاج نہ ہو گی، اسی طرح حج کی اور زکوٰۃ کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اس نماز کی تفسیر نہ ہو گی جو قرآن کے زمانہ نزول میں پڑھی جاتی تھی اور آج تک تواترِ عملی سے ہم تک پہنچی ہے بلکہ وہ اور نماز ہو گی، اسی طرح وہ حج نہ ہو گا جو زمانہ نزول قرآن میں کیا جاتا تھا، ایک نئی اصطلاح ہو گی، اسی طرح وہ زکوٰۃ بھی ایک نئی چیز ہو گی۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ کوئی شخص ایک آدمی کو کہے، سیالکوٹ جاؤ اور اتنا کہہ کر خاموش ہو جائے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ سیالکوٹ سے مراد وہی لیا جائیگا جو مشہور و معروف ہے۔ اگر مامور یہ کہے (چونکہ متکلم نے سیالکوٹ کی تفصیل نہیں کی [illegible] اس واسطے) میں اپنی طرف سے ایک تفسیر کر لیتا ہوں۔ سیال کے معنے